الایمان بین الخوف والرجا

یعنی القرآن

ع

(مولانا امجد حیدرآبادی)

جلوہ ترا ظاہر بھی ہے، مستور بھی ہے — بندے سے قریب بھی ہے تو، دور بھی ہے
مشکل ہے ترا کلام، آسان بھی ہے — دنیاداری کیساتھ ایمان بھی ہے
قانونِ تمدن بھی ہے عرفان بھی ہے — اس بحر میں گوہر بھی ہے مرجان بھی ہے
اک رشتے میں جلد بھی ہے، قرآن بھی ہے — اک شخص میں جیسے تن بھی ہے جان بھی ہے
ترغیب کے ساتھ ساتھ تہدید بھی ہے — تخویف کی پردا دار امید بھی ہے

اک آن میں خوف و رجا دونوں ہیں — ایک ساتھ فنا اور بقا دونوں ہیں
ہر صفحہ ہے رحمتِ خدا کی تصویر — ہر لفظ دعا ہے مدعا کی تصویر
اس رشتۂ محکم سے بقا ہے ہم کو — کیا نسخۂ کیمیا ملا ہے ہم کو
صورت سے یہی خدا کی قرآن کی قسم — ایمان مرا یہی ہے ایمان کی قسم